سوال

ت کا مستحق ہے (541)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

ںد!

صرف اللہ وحدہ عبادت کا مستحق ہے

الحمد للہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ

ن عبداللہ بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے نام جو اس تحریر سے مطلع ہو۔ اللہ تعالی مجھے اور سب مسلمانوں کو دین کی سمجھ بوجھ اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امابعد:

اس نصیحت کے ذریعے ان بعض منکر امور کے سلسلہ میں تنبیہ کرنا مقصود ہے جن میں بہت سے لوگ ازراہ جہالت بتلا ہو چکے ہیں اور خواہشات نفس کا پجاری بنانے کے لئے شیطان ان کے افکار اور عقلوں سے کھیل رہا ہے۔

ے ایک یہ بھی ہے۔۔۔ جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر پہنچی ہے۔۔۔ کہ بعض لوگ دوسروں کو اپنی عبادت کی دعوت دیتے ہیں اور کئی ایسے امور کے مدعی ہیں جن سے عوام اس وہم میں بتلا ہو جاتے ہیں کہ انہیں بھی اس کائنات میں تصرف حاصل ہے لہذا انہیں نفع ونقصان کے لئے پکارا جا سکتا ہے۔ حاا

تُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۱/۵۶)

وں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں''

فرمایا:

ْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ﴿٥﴾ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ (الاحقاف ۴۶/۵-۶)

ڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے، جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور ان کو، ان کے پکارنے کی خبر نہ ہو اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔''

عُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (المومنون ۲۳/۱۱۷)

ٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ یقینا کافر لوگ نجات سے محروم ہوں گے۔''

یا:

ِن اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ (یونس ۱۰/۱۰۶)

ٰ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکے، اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔''

رُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (النساء ۴/۴۸)

و نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے، اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے۔''

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (لقمان ۳۱/۱۳)

تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔''

یا:

ِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (المائدہ ۵/۷۲)

ے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ یقین مانو جو شخص اللہ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک کرتا ہے، اللہ تعالی نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔''

ثاد گرامی ہے:

باتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبۃ ۹/۳۱)

''انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنا لیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔''

یا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء ۱۷/۲۳)

ہمارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

ن جیسی دیگر آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کی عبادت یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ مثلاً انبیاء، اولیاء اصنام، اشجار اور احجار کی عبادت، اللہ عزوجل کے ساتھ شرک اور اس کی اس توحید کے منافی ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا اور اس کے بیان کرنے کے لئے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ (الحج ۲۲/۶۲)

ں لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور (کافر) جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ باطل ہے۔''

، دین کی اصل اور ملت کی اساس ہے اور اگر یہ اصل و اساس صحیح ہوگی تو عبادت صحیح ہوں گی جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الزمر ۳۹/۶۵)

ﷺ) آپ کی طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہو چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔''

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام ۶/۸۸)

ء) شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے، وہ سب ضائع ہو جاتے۔''

اس امر عظیم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث اور کتابوں کو نازل فرمایا تاکہ توحید کو بیان کیا جائے، اس کی دعوت دی جائے اور غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا جائے،

ساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل ۱۶/۳۶)

مت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔''

فرمایا:

ا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (الانبیاء ۲۱/۲۵)

ر ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو تم میری ہی عبادت کرو۔''

جل کا ایک اور ارشاد:

ابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (هود ۱۱/۱-۲)

تاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور اللہ حکیم و خبیر کی طرف سے بالتفصیل بیان کر دی گئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔''

ر فرمایا:

ں وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ابراہیم ۱۴/۵۲)

ء نام (اللہ کا پیغام) ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور اہل عقل نصیحت پکڑیں۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ''یہ کہ کسی کو اللہ کا ''ند'' بناؤ حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'''''ند'' کے معنی نظیر و مثیل کے ہیں تو جو شخص بھی غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ کی عبادت کرے یا اس سے فریاد کرے یا اس کے لئے نذر مانے یا اس کے لئے ذبح کرے یا اس کے

ں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں

اللہ تعالیٰ نے اسی امر عظیم کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا فرمایا یعنی یہ کہ اس کی توحید کا اقرار کریں، صرف اسی کو مستحق عبادت سمجھیں اور اس کے شرکاء، نظراء اور انداد کو ترک کر دیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سوا کوئی رب نہیں، جو شخص لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے یا یہ

ی واضح گمراہی اور بہت بڑی جہالت کی بات ہے کہ غیب کی خبریں دینے کے سلسلہ میں کاہنوں، پروہتوں، رمالیوں، نجومیوں، شعبدہ بازوں اور دجالوں کی تصدیق کی جائے۔ یہ بہت منکر کام اور کفر کی ایک شاخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ''جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے

ں اللہ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے کاہنوں کے پاس جانے اور ان سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اہل سنن نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ''جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد (ﷺ

ں مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں لہٰذا تمام مسلمانوں کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ کاہنوں، نجومیوں اور ان تمام شعبدہ بازوں سے سوال کرنے سے اجتناب کریں، جو غیب کی خبریں دینے کے دعویدار ہیں اور جاہلوں کی عقلوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا امور غیب

مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النمل ۲۷/۶۵)

ﷺ!) آپ کہہ دیجئے کہ آسمان اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتے! اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔''

لله تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ :

ئِنُ اللَّهِ وَلاَ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلاَ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ   اِنْ أَتَّبِعُ إِلاَّ مَا يُوحَى إِلَيَّ   قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ   أَفَلاَ تَتَفَكَّرُونَ (الانعام ٦/٥٠)

!آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (اللہ کی طرف سے) آتا ہے۔ آپ پوچھئے کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو پھر تم غور (کیوں) نہیں کر

یا :

،مَا شَاءَ اللَّهُ   وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ   اِنْ أَنَا إِلاَّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (الاعراف ٧/١٨٨)

ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے، اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔''

ہ اور ان کے مفہوم کی دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول ﷺ بھی غیب نہیں جانتے حالانکہ آپؐ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے بہتر اور افضل ہیں جب آپؐ غیب نہیں جانتے تو مخلوق میں سے کوئی اور کس طرح جان سکتا ہے؟ لہذا جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہ ﷺ یا مخلوق میں سے کوئی اور غیب

ۃِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ   وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا   وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ   اِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ   (لقمان ٣١/٣٤)

ر وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی، بے شک اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان پانچ چیزوں

ہ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ   (لقمان ٣١/٣٤) کے سوا نبی کریم ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، انہیں مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل۔ جو شخص یہ دعوی کرے کہ وہ ان پانچ چیزوں میں سے کسی کو جانتا ہے

ہُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا (الانعام ٦/٥٩)

ں کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''غیب کی چابیاں پانچ ہیں'' اور پھر آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی :

ۃ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ (لقمان ٣١/٣٤)

ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے۔''

اء علم پر واجب ہے کہ اس بات میں لوگ جس زبردست غلطی میں مبتلا ہو چکے ہیں اس پر انہیں تنبیہہ کریں کیونکہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان سے بازپرس ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

لأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ   لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (المائدہ ٥/٦٣)

ں کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں۔''

عتقاد رکھنا کہ سیدوں (بنی ہاشم) کے سارے گناہ معاف ہیں خواہ وہ کوئی بھی عمل کریں، یہ حد درجہ جہالت و ضلالت کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ حسب و نسب کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ اس کے اوامر کی اطاعت کون بجالاتا اور اس کے نواہی سے اجتناب کون کرتا ہے؟ تقوی کس میں ہے اور اس کی

ۃ مَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات ٤٩/١٣)

ر کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔''

مایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے'' اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے ''خبردار! آگاہ رہو کہ جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح ہو جاتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے

انَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (التوبۃ ٩/١١٣)

شرکوں کے لئے اس بات کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں، بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرک، مومنوں اور نبی ﷺ) کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اگر وہ کسی کو ہدایت نہ دینا چاہے تو نبی بھی اسے ہدایت دینے کا اختیار نہیں رکھتا

ا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (القصص ٢٨/٥٦)

جسے چاہیں، ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''

رح ابولہب بھی نبی ﷺ کا چچا تھا، اس کا بھی کفر پر خاتمہ ہوا اس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مستقل سورت نازل فرما دی جسے قیامت تک پڑھا جائے گا، یعنی :

ا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (المد ١/١١١)

ے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو گیا۔''

ر اعتقادی طور پر قرآن کریم اور سنت مطہرہ کی پیروی کی جائے، باقی رہے حسب و نسب تو یہ کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا، حسب و نسب اسے آگے نہ لے جا سکے گا۔'' نیز آپؐ نے فرمایا ''اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ سے اپنی جانوں کو